بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ - ۸ وفا ۱۳۴۸ہش - ۸ جولائی ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۵۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اگر تم میری پیروی کروگے تو اپنے اندر کے بتوں کو توڑنے کے قابل ہو جاؤگے

جب تک کہ وہ نُور جو اطاعت کی نالی میں سے آتا ہے تمہارے قلب پر نہیں گرتا تزکیہ نفس نہیں ہو سکتا

"اگر تم میری پیروی کروگے تو اپنے اندر کے بتوں کو توڑ ڈالنے کے قابل ہو جاؤگے اور اس طرح پر سینہ کو جو طرح طرح کے بتوں سے بھرا پڑا ہے پاک کرنے کے لائق ہو جاؤگے۔ تزکیۂ نفس کے لئے چلّہ کشیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے چلّہ کشیاں نہیں کی تھیں۔ ارّہ اور نفی و اثبات وغیرہ کے ذکر نہیں کئے تھے بلکہ اُن کے پاس ایک اَور ہی چیز تھی۔ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں محو تھے۔ جو نُور آپؐ میں تھا وہ اس اطاعت کی نالی میں سے ہو کر صحابہؓ کے قلب پر گرتا اور ماسوی اللہ کے خیالات کو پاش پاش کرتا جاتا تھا۔ تاریکی کے بجائے اُن سینوں میں نُور بھرا جاتا تھا۔ اِس وقت بھی خوب یاد رکھو وہی حالت ہے۔ جب تک کہ وہ نُور جو اطاعت کی نالی میں سے آتا ہے تمہارے قلب پر نہیں گرتا تزکیۂ نفس نہیں ہو سکتا۔ انسان کا سینہ مہبط الانوار ہے اور اسی وجہ سے وہ بیت اللہ کہلاتا ہے۔ بڑا کام یہی ہے کہ اس میں جو بُت ہیں وہ توڑے جائیں اور اللہ ہی اللہ رہ جائے۔ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ میرے صحابہؓ کے دلوں میں اللہ ہی اللہ ہے۔ دل میں اللہ ہی اللہ ہونے سے یہ مراد نہیں کہ انسان وحدت وجود کے مسئلہ پر عمل کرے اور ہر کُتّے اور گدھے کو معاذ اللہ خدا قرار دے بیٹھے۔ نہیں نہیں۔ اس سے اصل غرض یہ ہے کہ انسان کا جو کام ہو اس میں مقصود فی الذات اللہ تعالیٰ ہی کی رضا ہو اور نہ کچھ اَور اور یہ درجہ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو سے

برکریماں کارہا دشوار نیست

پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآنِ کریم میں علمی اور عملی تکمیل کی ہدایت ہے۔ چنانچہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ میں تکمیلِ علمی کی طرف اشارہ ہے اور تکمیلِ عملی کا بیان صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ میں فرمایا کہ جو نتائج اکمل اور اتم ہیں وہ حاصل ہو جائیں۔ . . . . قرآن شریف ایک ایسی ہدایت ہے کہ اُس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا ایک سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے یہانتک کہ اُسکے اعمالِ صالحہ جو قرآنی ہدایتوں کے موافق کئے جاتے ہیں وہ ایک شجرِ طیّب کی مثال جو قرآن شریف میں دی گئی ہے بڑھتے ہیں اور پھل پھول لاتے ہیں۔ ایک خاص قسم کی حلاوت اور ذائقہ اُن میں پیدا ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۸-۱۸۹)

اخبارِ احمدیہ

مری ۷ وفا ۸ بجے صبح بذریعہ فون

مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے رکن شعبۂ زود نویسی مطلع فرماتے ہیں کہ ۳ وفا کو حضور کی طبیعت ضعف اور سر درد کی وجہ سے ناساز رہی۔ ۴ وفا کو ناسازیٔ طبع کے باوجود حضور نے بیرونجات سے آئے ہوئے احباب کے جذبات کے پیشِ نظر ازراہِ شفقت مسجد احمدیہ کلڈنہ میں جمعہ کی نماز پڑھائی اور نماز سے قبل ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور نے اپنی طبیعت کی ناسازی کی بناء پر گزشتہ خطبات کے تسلسل میں اسلام کے اقتصادی نظام کو بیان کرنے کی بجائے عام اخلاقی امور کے بارہ میں احبابِ جماعت سے خطاب فرمایا اور اس تعلق میں اسلام کے بعض اصولی احکام پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا ہر سچے احمدی کا فرض ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خُلقِ عظیم کی ظلیّت میں دوسروں کے ساتھ اخلاق سے پیش آئے اور دوسروں کی خیر خواہی اور بہتری کا خیال رکھے۔ حضور نے فرمایا ایک عام خُلق یہ ہے کہ ایک دوسرے سے خندہ پیشانی اور متبسّم چہرہ کے ساتھ پیش آیا جائے اور خصوصًا ایسے لوگوں کے ساتھ شفقت اور دلجوئی کا سلوک روا رکھا جائے جنہیں دُنیوی طور پر نام سوسائٹی میں بے سہارا اور کسمپرس سمجھا جاتا ہے۔

حضور کا یہ ایمان افروز خطبہ پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں حضور تھوڑی دیر مسجد میں تشریف فرما رہے اور احباب سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔ جمعہ کی نماز میں مری اور اس کے مضافات کے علاوہ اسلام آباد، راولپنڈی، جہلم اور بعض دوسرے مقامات کے احباب

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بخیریت بلغراد پہنچ گئے

بلغراد (بذریعہ تار)۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید ایران اور ترکی کا تبلیغی دورہ کرنے کے بعد بخیر و عافیت یوگوسلاویہ کے دارالحکومت بلغراد پہنچ گئے ہیں۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اشاعتِ اسلام کے موجودہ نظام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے سلسلہ میں دورہ فرما رہے ہیں۔ احبابِ جماعت ان ایّام میں خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور جس عظیم الشان مقصد کے پیشِ نظر آپ یہ دورہ فرما رہے ہیں وہ بہ تمام و کمال پُورا ہو اور آپ کامیاب و کامران بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین ثم آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ر وفا ۱۳۴۸ہش

تقویٰ اسلامی اخلاق کی بُنیاد ہے

(۴)

گزشتہ اداریہ میں ہم نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے واضح کیا ہے کہ صرف اتنا تقوےٰ کافی نہیں ہے کہ ہم گناہ سے بچ جائیں بلکہ ضروری ہے کہ ہم نہ صرف گناہ سے بچیں بلکہ مثبت نیک اعمال بھی بجا لائیں۔ ورنہ ہماری حالت ایسی ہوگی جیسا کہ کسی کو جنّت میں داخلہ تو مل جائے مگر اس کی نعمتوں سے لذّت یاب نہ ہو۔ تاہم محض نیک اعمال بھی اس وقت تک مفید نہیں ہو سکتے جب تک ان کے پیچھے تقوےٰ نہ ہو۔ الغرض تقوےٰ نہ صرف گناہوں سے بچاتا ہے بلکہ ہمارے اعمال میں بھی حقیقت کا رنگ بھرتا ہے۔ بغیر تقوےٰ کے نیک اعمال کی یہ حالت ہے کہ بظاہر تو کھانے نظر آتے ہوں مگر جب کھانے کے لئے ان کو ہاتھ لگایا جائے تو معلوم ہو کہ یہ کھانے مصنوعی ہیں۔ یہ کھانے کی صرف شکلیں ہیں اصل میں کھانے نہیں۔ یہی حال اس شخص کا ہوتا ہے جو بظاہر تو بڑا نیک اعمال نظر آتا ہے مگر اس کے اعمال دراصل مصنوعی ہوتے ہیں۔ ان میں نہ جان ہوتی ہے اور نہ مغز۔ وہ صرف ہاتھی کے دکھاوے کے دانت ہوتے ہیں جو ہاتھی کے لئے کسی کام کے نہیں بلکہ محض نمائشی ہیں۔ جن کو دیکھ کر دوسرے کچھ عرصہ کے لئے دھوکے میں تو آ سکتے ہیں مگر آخر کار ان کا ظن بدل جاتا ہے اور وہ حقیقت سے واقف ہو جاتے ہیں اور اس کے اعمال نہ اس کو کوئی فائدہ دیتے ہیں اور نہ کسی اور کو۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بھی وضاحت فرمائی ہے حضور اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو اللہ تعالےٰ رُوح اور رُوحانیّت پر نظر کرتا ہے وہ ظاہری اعمال پر نگاہ نہیں کرتا۔ وہ اُن کی حقیقت اور اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ ان کے اعمال کی تہہ میں خود غرضی اور نفسانیّت ہے یا اللہ تعالےٰ کی سچّی اطاعت اور اخلاص۔ مگر انسان بعض وقت ظاہری اعمال کو دیکھ کر دھوکا کھا جاتا ہے جس کے ہاتھ میں تسبیح ہے یا وہ تہجّد و اشراق پڑھتا ہے۔ بظاہر ابرار و اخیار کے کام کرتا ہے تو اس کو نیک سمجھ لیتا ہے مگر خدا تعالےٰ کو تو پوست پسند نہیں۔ یہ پوست اور قشر ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور کبھی راضی نہیں ہوتا جب تک وفاداری اور صدق نہ ہو۔

بیوفا آدمی کُتّے کی طرح ہے جو مردار دُنیا پر گرے ہوئے ہوتے ہیں وہ بظاہر نیک بھی نظر آتے ہوں لیکن افعالِ ذمیمہ اُن میں پائے جاتے ہیں اور پوشیدہ بدچلنیاں ان میں پائی جاتی ہیں۔ جو نمازیں ریاکاری سے بھری ہوئی ہوں ان نمازوں کو ہم کیا کریں اور اُن سے کیا فائدہ؟ نماز اس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جبکہ اللہ تعالےٰ سے سچّا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالےٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دُنیا پر مقدم کرلے کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے اس وقت کہا جائے گا کہ اس کی نماز نماز ہے مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی اور سچّے اخلاص اور وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا اس وقت تک اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں۔

بہت سی مخلوق ایسی ہے کہ لوگ ان کو مومن اور راستباز سمجھتے ہیں مگر آسمان پر اُن کا نام کافر ہے۔ اس واسطے حقیقی مومن اور راستباز وہی ہے جس کا نام آسمان پر مومن ہے دُنیا کی نظر بقیہ

بقیہ میں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ کہلاتا ہو حقیقت میں یہ بہت ہی مشکل گھاٹی ہے کہ انسان سچّا ایمان لاوے اور خدا تعالےٰ کے ساتھ کامل اخلاص اور وفاداری کا نمونہ دکھلاوے۔ جب انسان سچّا ایمان لاتا ہے تو اس کے بہت سے نشانات ہو جاتے ہیں۔ قرآن شریف نے سچّے مومنوں کی جو علامات بیان کی ہیں وہ ان میں پائی جاتی ہیں۔ ان علامات میں سے ایک بڑی علامت جو حقیقی ایمان کی ہے وہ یہی ہے کہ جب انسان دُنیا کو پاؤں کے نیچے کُچل کر اُس سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے باہر آ جاتا ہے۔ اسی طرح پر جب انسان نفسانیت کی کینچلی سے باہر آ جاتا ہے تو وہ مومن ہوتا ہے اور ایمانِ کامل کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو تقویٰ سے بھی بڑھ کر کام کرتے ہیں یعنی محسنین ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۴۹ تا ۳۵۰)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

استقبال اور الوداع

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَاَنَا غُلَامٌ۔

(ترمذی کتاب الجہاد باب ماجاء فی تلقی الغائب اذا قدم ص ۲۰۵ ج ۱)

حضرت سائبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس آئے تو مدینہ کے لوگ ثنیۃ الوداع تک آپؐ کے استقبال کے لئے پہنچے۔ سائبؓ کہتے ہیں کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا تھا اس وقت میں چھوٹی عمر کا لڑکا تھا۔

(۲)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَشٰى مَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ ثُمَّ وَجَّهَهُمْ وَقَالَ انْطَلِقُوْا عَلٰى اِسْمِ اللّٰهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِنْهُمْ يَعْنِي النَّفَرَ الَّذِيْنَ وَجَّهَهُمْ اِلٰى كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ۔

(مسند احمد ص ۲۲۶ ج ۱)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک فوجی مہم میں بھیجے جانے والے صحابہؓ کو الوداع کہنے کے لئے ان کے ساتھ بقیع الغرقد تک گئے ان کو رخصت کیا اور ان کے لئے یوں دعا کی۔ اللہ کے نام پر یعنی اس کی رضا اور اس کے دین کی خدمت کے لئے جانا نصیب ہو۔ اے میرے اللہ تُو ان کی مدد کر۔ یہ مہم کعب بن اشرف کی شرارتوں کے قلع قمع کرنے کے لئے آپؐ نے بھیجی تھی ÷

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

انگلستان کی احمدی جماعتوں کا پہلا کامیاب ہفتۂ تبلیغ

ریڈیو پر تقریر۔ لٹریچر کی وسیع اشاعت۔ مدیرانِ جرائد سے ملاقاتیں

اخبارات میں جماعت احمدیہ کا ذکر

(مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لنڈن)

مارچ ۱۹۶۹ء میں خاکسار چار ماہ کی رخصت کے بعد واپس لنڈن پہنچا تو علاوہ ایام تبلیغ کے منائے جانے کے یہ بھی فیصلہ ہوا کہ سال میں تین مرتبہ ہفتہ ہائے تبلیغ منعقد کئے جائیں۔ ہر ہفتۂ تبلیغ کے لئے پروگرام طے کیا گیا۔ یہ فیصلہ ہوا کہ پہلا ہفتۂ تبلیغ ۱۸ مئی تا ۲۵ مئی منایا جائے۔ اس ہفتہ میں خصوصاً انگلستان کے پریس۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن سے رابطہ پیدا کیا جائے۔ اور مسجد اور جماعت احمدیہ کا ان سے تعارف کیا جائے۔ مکرم غلام احمد صاحب چغتائی سیکرٹری تبلیغ نے اپنے ساتھ تین دوستوں کی کمیٹی ترتیب دے کر ہدایت کے مطابق کام شروع کیا۔

انگلستان کے اخبارات کے نام خاکسار نے ایک خط لکھا جس کو سائیکلوسٹائل کروا لیا گیا۔ اور ۲۰۰ اخبارات و رسائل کے ایڈیٹر صاحبان کو بذریعہ ڈاک یہ خط بھجوایا گیا۔ نیز ملک کے اہم اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کو فرداً فرداً ملنے کے لئے متعدد احمدی احباب نے وقت دیا۔ یہ احباب اخبارات کے دفاتر میں گئے۔ اور ایڈیٹر صاحبان سے ملاقات کر کے ان پر اسلام کی تعلیمات واضح کیں۔ نیز لنڈن مشن کی کارگزاری سے ان کو متعارف کرایا گیا۔

اس ہفتہ کا خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا نتیجہ برآمد ہوا۔ بی بی سی اوورسیز سروس نے خاکسار کو مسجد و جماعت کے بارہ میں ریڈیو پر تقریر کرنے کی دعوت دی۔ خاکسار نے تقریر میں تفصیل سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں بتایا۔ نیز تقریر کے بعد انٹرویو کے رنگ میں بعض سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

لنڈن کے اخبار ومبلڈن بورو نیوز (Wimbledon Boro' News) کے ایک رپورٹر ہمارے خط کے جواب میں مسجد تشریف لائے اور خاکسار سے تفصیلی انٹرویو ریکارڈ کیا۔ یہ انٹرویو اگلے ایشو میں مسجد اور خاکسار کی تصویر کے ساتھ اخبار مذکور نے نمایاں رنگ میں شائع کیا۔ یہ مضمون نگار صاحب اسلام سے بے حد متاثر ہوئے اور چند کتب مطالعہ کے لئے بھی لے گئے۔ اسی تاثر کا اظہار انہوں نے انٹرویو کی رپورٹ میں کیا ہے۔

جلنگھم (Gillingham) کے ایک اخبار نے جماعت میں بے حد دلچسپی کا اظہار کیا۔ اسی ہفتۂ تبلیغ کے دوران خاکسار ایک احمدی دوست کی شادی کی تقریب میں شمولیت کے لئے جلنگھم گیا۔

اس اخبار کی طرف سے رپورٹر اور فوٹوگرافر بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے خاکسار کی تقریر کے اقتباسات مع تصویر کے شائع کئے اور جماعت کا تعارف بھی پیش کیا۔

ملک کے متعدد اخبارات و رسائل کی طرف سے ہفتۂ تبلیغ کے نتیجہ میں حوصلہ افزا خطوط مل رہے ہیں۔ کئی اخبارات نے مستقبل قریب میں اسلام اور جماعت احمدیہ پر مضامین شائع کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ٹیلی ویژن والوں نے وعدہ کیا ہے کہ بہت جلد مسجد پر ایک پروگرام بنا کر نشر کریں گے۔ ان سے بات چیت جاری ہے۔

ہڈرسفیلڈ کے ایک اخبار نے جماعت احمدیہ ہڈرسفیلڈ کے پریذیڈنٹ صاحب کا تفصیلی خط اخبار میں شائع کیا ہے۔ یہاں کے اخبار کا رویہ جماعت کے حق میں بے حد دوستانہ ہے۔ غرض پریس سے تعلقات کا آغاز نہایت دوستانہ رنگ میں ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کے لوگوں کے سینوں کو اسلام کے لئے کھولے۔

حضرت شیخ محمد الدین صاحبؓ کا ذکرِ خیر

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مختلف قوتیں اور استعدادیں بخشی ہیں اور ہر شخص کے کام کرنے کے مواقع اور طریق الگ الگ ہوتے ہیں۔ الٰہی جماعتوں میں ہر قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ انتظامی قابلیتوں کے مالکوں کی بھی ضرورت ہے علمی ماہروں کی بھی ضرورت ہوتی ہے حلم اور بردباری سے متصف انسانوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور دشمنوں کے مقابلہ میں جرأت اور دلیری سے ڈٹ جانے والوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کے کمالات کا اظہار مشکلات کے موقعہ پر ہی ہوتا ہے۔

حضرت شیخ منشی محمد الدین صاحب مرحوم سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ پرانے احمدیوں میں سے تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں خط کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ اور پھر کچھ عرصہ بعد مرکز سلسلہ میں گئے اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ بطور کلرک بھی مختلف دفاتر میں خدمت بجالاتے تھے۔ لیکن ان کے جوہر زیادہ تر اس وقت کھلے جب وہ صدر انجمن احمدیہ کے مختار عام مقرر ہوئے۔ اسی میں انہیں مخالفین کے مختلف منصوبوں کو باطل کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ اسی سلسلہ میں تقسیم ملک اور قیام پاکستان کے وقت آپ کو بیش بہا خدمات کی توفیق ملی۔ مرکز سلسلہ ربوہ کے بننے سے پہلے ہی وہ آنے والے احمدی مہاجرین کے لئے انتظامات پر مقرر ہو گئے تھے۔ چنیوٹ اور احمد نگر ضلع جھنگ میں انہیں خاص خدمات کا موقعہ میسر آیا۔ وہ اس علاقہ کے لوگوں اور تمدن سے واقف تھے۔ اور بوجہ پٹواری اور گرداور رہنے کے زمینوں کے بارے میں انہیں خاصی معلومات حاصل تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ صدہا لٹے پٹے احمدی خاندانوں کو انہوں نے ٹھکانا دلانے میں پوری پوری امداد دی۔ شروع شروع میں مرکزی تعلیمی ادارے ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ چنیوٹ اور احمد نگر میں آ گئے۔ محترم شیخ محمد الدین صاحب مرحوم نے ان اداروں اور ان کے کارکنوں کی امداد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ آپ جرأت مندانہ طریق پر ان کو آباد کرنے کے لئے کام کرتے رہے۔ اور اس مقصد میں کامیاب ہوئے۔ فیصلہ ہوا کہ ربوہ کے قیام تک جامعہ احمدیہ احمد نگر میں رہے گا۔ چنانچہ محترم شیخ صاحب نے جامعہ کے لئے اور ہوسٹل کے لئے نیز کارکنوں کے لئے مکانوں اور ابتدائی ضروریات کا انتظام بڑی ہمت سے کیا۔ ان کو بات کرنے کا خاص طریق آتا تھا۔ تحصیلدار اور ڈپٹی کمشنر صاحب کے سامنے اپنے مطالبات کی معقولیت کو نہایت وضاحت سے پیش کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں انہیں بہت سے مستحقین کی دعائیں حاصل ہوئی ہونگی۔

حضرت شیخ صاحب موصوف کے جذبہ خدمت اسلام کا اظہار اس سے عیاں ہے کہ ان کے دو ہونہار فرزند سلسلہ احمدیہ کی نمایاں خدمات بجا لا رہے ہیں۔ ہر دو واقف زندگی ہیں۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور محترم شیخ نور احمد صاحب منیر کی علمی و عملی خدمات دینیہ سب کو معلوم ہیں۔ پاکستان کے باہر بھی ان کو خاص توفیق ملی ہے۔ پرانے زمانے میں ایک بزرگ کی وفات پر ان کے ہونہار بیٹے کو دیکھ کر تعزیت کرنے والے نے کہا تھا

مَا مَاتَ مَنْ خَلَّفَ مِثْلَکَ

کہ وہ شخص فوت نہیں ہوا جس نے آپ جیسا فرزند پیچھے چھوڑا ہے

میں سمجھتا ہوں کہ محترم شیخ محمد الدین صاحب مرحوم کے نیک اعمال اور ثواب میں ان کے خادم اسلام فرزندوں کے کارناموں کی وجہ سے روز افزوں اضافہ ہوتا رہے گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ محمد الدین صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے بچوں بعد بچوں نیز ان کی اہلیہ محترمہ کو بھی اجر عظیم بخشے۔ آمین

خاکسار ابو العطاء

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ کی سو فیصدی ادائیگی کیلئے

— ایک طالب علم کا قابل تقلید نمونہ —

فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک کے اجراء پر فضل عمر ہوسٹل ربوہ کے طلباء نے اس مبارک تحریک میں قابل رشک جوش کے ساتھ وعدے پیش کئے تھے۔ طلباء کے ان وعدہ جات کی میزان ۱۱،۳۲۴ تھی۔ ان وعدہ پیش کرنے والے طلباء میں سے ایک طالب علم مکرم مبارک احمد صاحب ساہی بھی ہیں جن کا وعدہ ۵۵۵ روپے کا تھا۔ موصوف اپنے اس وعدہ کو فکرمندی اور تعہد کے ساتھ متعدد اقساط کے ذریعہ ادائیگی کرتے رہے۔ اب انہوں نے آخری قسط بقیہ روپیہ کی بھجوا کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ موصوف نے طالب علمی کے زمانہ میں ہی وعدہ کیا تھا اور ابھی تک طالب علم ہیں۔ ہوسٹل کے دوسرے وعدہ کنندگان کے لئے موصوف کا نمونہ قابل تقلید ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے وعدہ کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مبارک احمد صاحب ساہی کو اپنے خاص انعامات دینی و دنیوی سے سرفراز فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سالانہ رُوداد

بلند تعلیمی و اخلاقی معیار اور اس کے خوشکن نتائج۔ دینیات کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ

مختلف میدانوں میں نمایاں کامیابی

(قسط نمبر ۴)

شعبۂ کیمسٹری

شعبۂ کیمسٹری کے لئے اس سال کے دوران مجموعی طور پر دس ہزار پانچ سو روپے کا اپریٹس و کیمیکلز اور دو ہزار روپے کی کتب حاصل کی گئی ہیں۔ اس وقت شعبہ ہذا میں ایف۔ ایس سی اور بی۔ ایس سی کے معیار تک طلباء کو علم کیمیا کی تعلیم دی جاتی ہے۔

اس سال نیو کیمپس میں کیمسٹری بلاک کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے۔ امید ہے آئندہ سال کے دوران فرنشنگ اور فٹنگ کا کام بھی مکمل ہو جائے گا۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے توقع رکھتے ہیں کہ آئندہ برس ہم کیمسٹری کے مضمون میں بھی ایم ایس سی کلاسیں شروع کر سکیں گے

اس سال شعبہ کیمسٹری کے صدر مکرم ڈاکٹر سلطان محمود شاہد ثانوی بورڈ سرگودھا کے شعبہ کیمسٹری کی کمیٹی آف کورسز کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

شعبہ بیالوجی

اس شعبہ کے تحت درس و تدریس کے علاوہ قابل قدر تحقیقاتی کام بھی جاری رہا مکرم محمد شریف خاں لیکچرار زوآلوجی کے دو مقالے پاکستان جرنل آف سائنس میں اشاعت کے لئے منظور کر لئے گئے۔

طلبائے زوآلوجی کو ربوہ کے اردگرد کے علاقہ میں لے جا کر ربوہ کا Fauna اکٹھا کیا گیا جس کے نتیجہ میں ہمارے میوزیم میں قابل قدر اضافہ ہوا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس قسم کے کُل چار دورے کئے گئے اور طلباء کو عملی طور پر جانوروں کے رہن سہن اور ان کو پکڑنے اور محفوظ کرنے کے طریقوں کی ٹریننگ دی گئی۔

شعبہ میوزیم میں دو حنوط شدہ جانور اور دو ڈھانچے خرید کر رکھے گئے۔

شعبہ فلسفہ

فلسفہ ڈیپارٹمنٹ نے چوہدری عبدالقادر صاحب اقبال پروفیسر اور ہیڈ فلاسفی ڈیپارٹمنٹ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے لیکچر کا اہتمام کیا۔ لیکچر کا عنوان "تحلیلِ نفسی اور مذہب" تھا۔

اس عالمانہ لیکچر کے بعد اس پر نہایت دلچسپ عام بحث ہوئی جو سامعین کے ازدیادِ علم اور فلسفہ کے مضمون سے دلچسپی بڑھانے کا موجب ہوئی۔

کالج یونین

یہ کالج کے تمام طلباء کی نمائندہ جماعت ہے۔ دوران سال اس کے تحت درج ذیل تقریبات منعقد ہوئیں۔

افتتاح:۔ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۶۸ء کو اس کا افتتاح محترم پروفیسر ڈاکٹر حمید الدین صاحب چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سکنڈری ایجوکیشن سرگودھا نے کیا۔

مباحثات:۔ (۱) اردو مباحثہ ۹ نومبر عنوان "قوموں کی ترقی کا دارومدار افراد پر نہیں نظریات پر ہوتا ہے"

(۲) انگریزی و اردو مباحثہ ۱۹ر نومبر عنوان:۔ Natural ability is a better asset than hard work

اردو مباحثہ کا عنوان:۔ "انسان کو خود غرض ہونا چاہیئے"

ان مباحثات کے علاوہ ۱۴ر نومبر ۱۹۶۸ء کو مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن نے "انگلستان میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر طلباء سے خطاب فرمایا۔

مجلس ارشاد:۔

طلباء میں مذہب کے ساتھ وابستگی اور روحانی و اخلاقی اقدار پیدا کرنے اور انہیں صحیح اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے کالج میں مجلس ارشاد قائم ہے۔ دوران سال اس مجلس کے تحت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے طلباء سے خطاب فرمایا۔ مولانا حافظ قدرت اللہ سابق مبلغ ہالینڈ نے طلباء کو بیت اللہ شریف، اسلامی دنیا اور دیگر ممالک کی مختلف دلچسپ اور معلومات افزا تصاویر کی مدد سے دکھائیں

الجمعیّۃ العربیّۃ

مجلس عربی کے قیام کا بنیادی مقصد طلباء میں اپنی دینی و روحانی زبان کی ترویج ہے۔ اس مقصد کے پیشِ نظر مجلس عربی کے زیر اہتمام سالِ رواں میں حسب ذیل تقریبات منعقد ہوئیں:۔

۱۔ مورخہ ۸ر نومبر ۱۹۶۸ء کو مجلس عربی کی سال رواں کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمانِ خصوصی الاستاذ الجامعہ مولانا غلام باری سیف فاضل بیروت یونیورسٹی تھے۔ جنہوں نے عہدہ داران کے تعارف اور مسند نشینی کے بعد عربی زبان میں تحریر و تقریر کے گُر" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔ فاضل مقرر نے عربی میں تحریر و تقریر کا ملکہ حاصل کرنے کے لئے قرآن کریم، احادیث نبویہ، اشعار کرام اور علمی و ادبی کتب کے مطالعہ کو ضروری قرار دیا

۲۔ ۳ر جنوری ۱۹۶۹ء کو منعقد ہونے والے اجلاس کی تمام کارروائی عربی زبان میں سرانجام دی گئی۔ اس اجلاس کے مہمان خصوصی مولانا شیخ نور احمد منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ و افریقہ تھے جنہوں نے "فضائل القرآن" کے موضوع پر سادہ و سہل عربی زبان میں تقریر فرمائی

۳۔ مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۶۹ء بروز جمعرات محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد و سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ نے کم و بیش ڈیڑھ گھنٹہ تک "اعجاز القرآن" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

۴۔ ۲۵ر مارچ کو مجلس عربی کے زیر اہتمام کالج کے زیر اہتمام کالج کے طلباء کے مابین حُسنِ تلاوت قرآن پاک منعقد ہوا جس میں کل نو طلباء نے حصہ لیا۔

بزمِ اُردو

بزم اردو کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ طلباء کے دل میں اپنی قومی زبان سے محبت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے جہاں ممتاز شعراء و ادبا کو مدعو کر کے طلباء کو مستفید ہونے کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں وہاں خود ان کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے تنقیدی نشستوں کا اہتمام کیا جاتا ہے سال رواں کے دوران کل تیرہ اجلاس ہوئے۔

سائنس سوسائٹی

عرصہ زیر رپورٹ میں سائنس سوسائٹی کے زیر اہتمام اہم اجلاس منعقد کئے گئے۔

۱۔ پہلا اجلاس ۱۳ر اکتوبر ۱۹۶۸ء کو منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی جناب آفتاب احمد پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے Transistors پر ایک معلوماتی مقالہ پڑھا۔

۲۔ ۷ر نومبر کے اجلاس میں جناب ڈاکٹر مظفر علی آف پنجاب یونیورسٹی لاہور اور جناب سی۔ بی تھوین پروفیسر ایف۔ سی کالج لاہور نے شرکت کر کے علی الترتیب MICRO WAVES اور INTE-MOLECULAR ATTRACTION. کے عنوان پر اپنے اپنے مقالات پڑھے۔

۳۔ ۲۱ر نومبر ۱۹۶۸ء کے اجلاس میں جناب پروفیسر مرزا حمید بیگ وائس پرنسپل و صدر شعبہ طبیعات اسلامیہ کالج لاہور نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی اور تخلیق کائنات کے موضوع پر ایک دلچسپ مقالہ پڑھا

بیالوجی سوسائٹی

بیالوجی سوسائٹی کے تحت گزشتہ سال کے دوران مقامی حیات کے مطالعہ کے علاوہ طلباء کو وادی نیلم (آزاد کشمیر) کے حیاتیاتی مطالعہ کا موقعہ مہیا کیا گیا۔ اس سفر کے دوران کالج کے بیالوجیکل میوزیم کے لئے متعدد specimens جمع کئے گئے۔ اس اہم معلوماتی دورہ کے علاوہ سوسائٹی کے زیر اہتمام مختلف موضوعات پر مقالہ جات پڑھے گئے۔ جن میں سے دو مقالہ جات خاص طور پر پسند کئے گئے۔

مجلسِ ریاضی

۱۔ دورانِ سال مجلس ریاضی کے زیر اہتمام ہونے والے اجلاسات میں کالج کے اساتذہ و طلباء کی تقاریر ہوئیں۔

۲۔ ریاضی کے ۲۰ طلباء اور اساتذہ پر مشتمل ایک پارٹی منگلا ڈیم دیکھنے گئی۔ یہ پروگرام ازدیادِ علم اور تفریح ہر دو لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔

بزمِ شماریات

اس سال بزم شماریات نے مختلف اوقات میں دو اجلاس کروائے۔ ایک میں ربوہ کے شماریاتی جائزہ کے نتائج سنائے گئے۔ اس جائزہ کو سامعین نے بہت پسند کیا اور مطالبہ کیا کہ آئندہ بھی اس قسم کی تحقیقات کا سلسلہ جاری رکھا جائے اور بعض نے آئندہ پروگرام کے متعلق بعض نئی تجاویز پیش کیں۔ چنانچہ اس کے بعد طلباء سے متعلق مختلف کوائف کے بارے میں ایک سوالنامہ تیار کیا گیا۔ اور کالج کے طلباء سے جوابات حاصل کئے گئے:

(باقی)

• حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کا ارشاد ہے کہ "امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔" (افسر امانت تحریک جدید)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُرشوکت علم کلام

(از مکرم عبدالحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

عیسائیوں نے ہندوستان میں باقاعدہ تبلیغ ۱۸۱۳ء میں شروع کی پنجاب میں ۱۸۳۴ء میں پہلا گرجا گھر تعمیر ہوا اور انہوں نے پنجاب کو فتح کرنے کے ساتھ ہی ۱۸۴۹ء میں لاہور میں اپنا مشن قائم کیا ۱۸۵۲ء میں امرتسر میں اور ۱۸۵۳ء میں پشاور اپنے مشن کھول دئے عیسائی مذہب کی مختلف سوسائٹیوں اور پادریوں نے مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے بہت سا لٹریچر شائع کیا اور اس کے ساتھ ہی آریوں نے بھی اسلام کے خلاف اتنے حملے شروع کر دئے جن کی کوئی حد نہیں۔ سردار ارجن سنگھ ایڈیٹر اخبار رنگین امرتسر لکھتے ہیں:

"مرزا صاحب کے زمانہ میں آریوں اور عیسائیوں نے ینابیع الاسلام امہات المومنین کلیات آریہ مسافر وغیرہ بہت سی کتابیں اسلامی تعلیم کے خلاف تحریر کیں جس سے مسلمانوں کے اندر ایک قسم کا جوش پیدا ہو گیا عبداللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام وغیرہ مخالفین اسلام نے اسلام کے خلاف اتنے اعتراضات کئے جتنے شاید اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئے۔"

(خلیفہ قادیان ص۴)

ان حالات میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی روح اسلام اور مسلمانوں کی دردناک حالت دیکھ کر پکار اٹھی کہ

ایں دو فکر دین احمد مغز جان ما گداخت
کثرت اعدائے ملت قلت انصار دین

حضور نے ان حملوں کے دفاع میں براہین احمدیہ سرمہ چشم آریہ۔ نور القرآن چشمہ مسیحی آئینہ کمالات اسلام ایسی معرکۃ الآراء کتابیں شائع فرمائیں یہ وہ کتابیں ہیں جو دنیا کو اسلام کا روشن اور چمکتا ہوا چہرہ دکھانے والی ہیں قرآن مجید کے محامد و محاسن کو اس کے اصلی رنگ میں ظاہر کرتی ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپ کے حسن و جمال کو ظاہر کرتی ہیں اور اسلام کی خوبیوں اور رعنائیوں کو عالم آشکار کرنے والی ہیں۔ ان کتابوں میں وہ تریاق بھرا پڑا ہے جو دشمنان اسلام کے زہر کا مداوا ہو سکتا ہے۔ انہی میں وہ گراں بہا علم کلام موجود ہے کہ جس نے اسلام کے مخالفوں کے ارادے خاک میں ملا دئیے۔ ان کی ہمتیں بے بس کر دیں اور کمریں توڑ کر رکھ دیں انہی میں قرآن کریم کی وہ روشنی ہے اور نور ہے کہ جس کو لیکر آج ظلمت کدہ مغرب کو منور کیا جا رہا ہے اور انہی میں وہ آسمانی معارف اور قرآنی حقائق موجود ہیں کہ جن کو لیکر مغلوب کو غالب اور فاتح کو مفتوح بنایا جا سکتا ہے یہ مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے اور ایسی حقیقت جس کا کھلے بندوں اعتراف کیا گیا۔ چنانچہ سردار ارجن سنگھ ایڈیٹر اخبار رنگین امرتسر لکھتا ہے:

"مرزا صاحب نے اعتراضات کے جواب لکھنے کی جانب توجہ کی چنانچہ آپ نے ایک کتاب موسومہ "براہین احمدیہ" شائع کی۔ اس وقت کے مسلمان عالم یہ سمجھتے تھے کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ لکھ کر اسلام کی کوئی بڑی بڑی خدمت کی ہے چنانچہ گھر گھر میں براہین احمدیہ کا چرچا تھا تمام پڑھے لکھے مسلمان اس کتاب کے مطالعہ کو ضروری سمجھتے تھے۔ کیونکہ مسلمان علماء کا خیال تھا کہ اس کتاب میں آریوں اور عیسائیوں کے تمام اعتراضات کا جواب آ چکا ہے ہر ایک مسلمان مناظر اس کتاب کو ایک نظر دیکھ لینا ضروری خیال کرتا تھا۔" (خلیفہ قادیان ص۵)

جن دنوں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی کتاب "... سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" حکومت نے کسی غلط فہمی کی بنا پر ضبط کی تھی مدیر رسالہ "جدوجہد" لاہور نے اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے لکھا۔

"یہ کتاب اسلام اور پیغمبر اسلام کی عظمت و شان کو آشکارا کرنے کے لئے اور عیسائی مبلغین کے مخالفانہ و معاندانہ حملوں سے بچاؤ کی خاطر ۱۸۹۷ء میں مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) نے برائے رفاہ عام شائع کی ... مسلمانوں کے کسی فرقے کو عیسائیوں کے حملوں کا جواب دینے کی ہمت نہیں۔"

(جدوجہد جون ۶۳ء ص۲)

ایک مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں پنڈی میں رہتا تھا ایک دن ایک صاحب غیر احمدی" میرے پاس آئے اور دریافت کیا کہ رد عیسائیت میں مرزائیوں نے جو کتاب لکھی ہے وہ ایک دن کے لئے چاہئیے میں نے کہا اس کی کیا ضرورت پڑ گئی کہنے لگے مولوی عارف اللہ صاحب اور ایک پادری کے درمیان کل مناظرہ ہے۔" (چٹان لاہور ۲۶ جولائی ۱۹۶۵ء ص۱۱)

مولوی محمد شریف صاحب صاحب بنگلوری مدیر منشور محمدی لکھتے ہیں:-

"مدت سے ہماری آرزو تھی کہ علمائے اہل اسلام میں سے کوئی حضرت جن کو خدا نے دین کی تائید اور حمایت کی توفیق دی ہے۔ کوئی کتاب ایسی تصنیف یا تالیف کریں جو زمانہ موجودہ کی حالت کے موافق ہو۔ اور جس میں دلائل عقلیہ اور براہین نقلیہ قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثبوت نبوت پر قائم ہوں خدا کا شکر ہے کہ یہ آرزو بھی بر آئی یہ وہی کتاب ہے جس کی تالیف یا تصنیف کی مدت سے ہم کو آرزو تھی براہین احمدیہ ملقب بہ البراہین الاحمدیہ علی حقیقۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ جس میں مصنف زاد قدرہ ملا اللہم متع المسلمین بطول حیاتہ نے تین سو براہین قطعیہ عقلیہ سے حقیقت قرآن و نبوت محمدیہ کو ثابت کیا ہے افضل العلماء۔ فاضل جلیل جرنیل فخر اہل اسلام ہند مقبول بارگاہ صمد جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کی تصنیف ہے۔ سبحان اللہ کیا تصنیف منیف ہے کہ جس سے دین حق کا لفظ لفظ سے ثابت ہو رہا ہے ہر ہر لفظ سے حقیقت قرآن و نبوت ظاہر ہو رہی ہے۔ مخالفوں کو کیسے آب و تاب سے دلائل قطعیہ سنائے گئے ہیں دعوے ہی مدلل اور براہین ساطعہ ثبوت سے مثبت بہ دلائل قاطعہ تاب دم زدنی میں اقبال کے سوا چارہ نہیں انصاف شرط ہے۔ ورنہ کچھ بھی نہیں۔ ایہا الناظرین! یہ وہی کتاب ہے۔ جو فی الحقیقت لاجواب ہے اور دعویٰ تو یہ ہے کہ اس کا جواب ممکن نہیں .... ہم تو فخریہ کہتے ہیں کہ جواب ممکن نہیں۔ ہاں قیامت تک محال ہے اب روئے کلام مسلمانوں کی طرف ہے بھائیو کتاب براہین احمدیہ ثبوت قرآن و نبوت میں ایک ایسی بے نظیر کتاب ہے کہ جس کا ثانی نہیں مصنف نے اسلام کو ایسی کوششوں اور دلیلوں سے ثابت کیا ہے کہ ہر منصف مزاج یہی سمجھے گا کہ قرآن پاک کتاب اللہ اور نبوت پیغمبر آخر زماں برحق ہے دین اسلام منجانب اللہ اور اس کا پیرو حق آگاہ ہے دلیلوں کا انبار ہے، خصم کو نہ جائے گریز اور نہ طاقت انکار ہے دلیل ہے۔ یقین ہے جو برہان ہے روشن ہے۔ آئینہ ایمان ہے۔ لب لباب قرآن ہے۔ ہادی طریق مستقیم، مشعل راہ قویم۔ مخزن صداقت، معدن ہدایت برق خرمن اعداء، عدو سوز ہر دلیل ہے۔ مسلمانوں کے لئے تقویت۔ کتاب الجلیل ہے ام الکتاب کا ثبوت ہے۔ بے دین حیران ہے مبہوت ہے۔"

(منشور محمدی ۲۵ رجب المرجب ۱۳۰۰ھ ص۲۱۳ و ص۲۱۴ بحوالہ روح اسلام ص۱۱۰ و ص۱۱۱ جون ۱۹۶۱ء)

مندرجہ بالا اقتباسات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لٹریچر اپنے اندر کتنی شان رکھتا ہے۔

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی تعزیتی قرارداد

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ محترم مولوی محمد حسین صاحب فاضل کی نہایت ہی قابل ذہین فرمانبردار۔ اطاعت شعار مخلص خدمت گزار فرائض شناس باوفا اور ایثار پیشہ جواں سال بچی محترمہ رشیدہ حسین صاحبہ ایم اے لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ و سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ) کی اچانک رحلت پر دلی دکھ اور رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور دعا کرتی ہے کہ مولیٰ کریم مرحومہ کو مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں درجات عطا فرمائے۔ اور ان کے ضعیف العمر والدین و دیگر افراد خاندان کو صبر جمیل دیتے ہوئے اس جانکاہ صدمہ کے برداشت کی توفیق بخشتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ وفات سے جامعہ نصرت اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں جو خلا پیدا ہوا ہے مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے اس خلا کو پُر فرما دے آمین ثم آمین۔ (عبدالرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

منظوری انتخاب صدر، نائب صدر مجلس موصیان جماعتہائے احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر و نائب صدر مجلس موصیاں کی منظوری تا ۳۰-۴-۶۷ عطا فرمائی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ صدر موصیاں سکرٹری وصایا بھی ہوگا۔ (والسلام)

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نمبر شمار	نام جماعت	نام منتخب شدہ صدر موصیان	وصیت نمبر	نائب منتخب شدہ نائب صدر موصیان	وصیت نمبر
۱	نانو ڈوگر ضلع لاہور	مولوی ناصر احمد صاحب	۱۳۵۳۵	-	-
۲	گوجرہ ضلع لائلپور	چوہدری عبدالعزیز صاحب	۵۴۷۰	-	-
۳	ماڈل ٹاؤن لاہور	عبدالحمید صاحب	۹۵۷۵	-	-
۴	چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال ضلع لائلپور	چوہدری محمد یعقوب صاحب	۲۴۳۲	عزیزہ بیگم صاحبہ	۹۰۲۳
۵	بورے والا ضلع ملتان	-	-	زاہد ملک صاحبہ	۹۲۱۰
۶	کنری ضلع تھرپارکر سندھ	مستری عطاء اللہ صاحب	۱۳۲۳۸	زینب قدسیہ صاحبہ	۶۱۷۷
۷	دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ	-	-	ذکیہ بیگم صاحبہ	۱۲۵۲۹
۸	دارالرحمت غربی ب فیکٹری ایریا	-	-	امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ	۱۱۱۵۱
۹	باغبانپورہ لاہور	-	-	طالع بی بی صاحبہ	۷۸۴۷

خدام الاحمدیہ اور تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ ہجرت ۱۳۴۳ھش جماعتوں کو بھجوانے کے بعد یہ دیکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ذیلی تنظیم میں بھی بیداری کی ایک نئی لہر دوڑ گئی ہے۔ چنانچہ مجالس خدام الاحمدیہ کراچی۔ پشاور چشمہ بیراج (کنڈیاں) لائل پور۔ ملتان اور خانیوال نے جو رپورٹیں مرکز میں بھجوائی ہیں انہیں یہ امر دیکھ کر مسرت ہوئی ہے کہ انہوں نے اپنے محبوب امام کی ہدایات کے مطابق اپنی مساعی جاری کر دی ہیں۔ جس کے خوشکن نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ دیگر مجالس خدام الاحمدیہ نیز مجالس انصار اللہ کو بھی چاہیئے کہ وہ حضور کے مذکورہ خطبہ کی روشنی میں تحریک جدید کے مالی جہاد کو مستحکم سے مستحکم تر کرنے کے لئے کوشاں رہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قائدین خدام الاحمدیہ اور مرکزی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام مورخہ ۱۵ وفا جولائی سے ۲۹ وفا جولائی تک کے لئے سالانہ تربیتی کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ قائدین اضلاع۔ علاقہ اور قائدین مجالس تمام شامل ہونے والے خدام کو مرکز آنے سے قبل ہی یہ ذہن نشین کروا دیں کہ تربیتی کلاس کے اختتام پر جب وہ واپس جائیں گے تو ان کو اپنی مجالس میں اسی نہج پر ایک تربیتی پروگرام جاری کرنا ہوگا۔ اور جو کچھ وہ مرکز سے سیکھ کر جائیں گے انہیں کم از کم اپنی مجلس کے ایک خادم کو وہ کورس سکھانا اور یاد کروانا ہوگا۔ خواہ اس میں پندرہ دن کی نسبت مہینہ یا دو مہینہ کا عرصہ لگ جائے اور یہ شامل ہونے والے خدام کی تربیت کا ایک حصہ ہے جس کے متعلق قائدین مجالس اور قائدین اضلاع کو بعد میں رپورٹ کرنی ہوگی کہ تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے کس کس خادم نے دوسرے خدام کو وہ اسباق یاد کروا دیئے ہیں۔ جو وہ تربیتی کلاس سے سیکھ کر آیا تھا۔

(ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس)

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ احسان/جون کا چندہ جلد ارسال کریں

ماہ جون ختم ہو چکا ہے۔ قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ ماہ جون کا چندہ خدام سے وصول کر کے جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں۔ رقوم بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ آنی چاہئیں۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصد ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے موعودہ عطیہ کی سو فیصدی ادائیگی فرما دی ہے۔ بعض نے وعدہ سے زائد ادائیگی بھی کی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرمادے۔ (آمین۔)

۱۔ مکرم منور احمد صاحب کارکن نظارت بیت المال خود ۔۔ ۔۔۔ ۱۰
۲۔ منجانب محمد اکرام اللہ صاحب ظفر مرحوم ۔۔ ۔۔۔ ۱۰
۳۔ ” چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مع بیگم صاحبہ باغبانپورہ لاہور ۔۔ ۔۔۔ ۱۰۰
۴۔ ” خواجہ عبدالکریم صاحب خالد گوجرہ ضلع لائلپور ۔۔ ۔۔۔ ۱۰۰
۵۔ ” چوہدری برکت علی صاحب منیجر ” ۔۔ ۔۔۔ ۵۰
۶۔ ” حکیم عبدالرؤف صاحب باغبانپورہ لاہور ۔۔ ۔۔۔ ۱۰۰
۷۔ محترمہ محمودہ اختر صاحبہ معلمہ نصرت گرلز سکول ربوہ ۔۔ ۔۔۔ ۸۷
۸۔ ” امۃ الحفیظ سیال صاحبہ ” ” ۔۔ ۔۔۔ ۵۰
۹۔ مکرم مستری اللہ یار صاحب۔ فورث سنڈیمن ۔۔ ۔۔۔ ۱۰۰
۱۰۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مشتاق احمد صاحب ملک گوندل حال سیالکوٹ ۔۔۔ ۳۵۰
۱۱۔ مکرم میر فضل دین صاحب رحمت بازار ربوہ ۔۔ ۔۔۔ ۱۰۰
۱۲۔ ” ملک عطاء الرحمان صاحب S.D.O دارالصدر غربی ربوہ ۔۔ ۔۔۔ ۱۱۰
۱۳۔ ” چوہدری علی اکبر صاحب آف ماڑی بچیاں حال قلعہ جے سنگھ گوجرانوالہ ۔۔۔ ۵۰۰
۱۴۔ ” قریشی محمد شفیع الکیمسٹ ربوہ ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۰
۱۵۔ ” قریشی نور الحق صاحب تنویر واقف زندگی ربوہ خود ۔۔ ۔۔۔ ۱۰۱
از والد صاحب خود قریشی سراج الحق صاحب مرحوم ۔۔ ۔۔۔ ۱۰۱
۱۶۔ قریشی ذکاء اللہ صاحب کارکن جلسہ سالانہ ربوہ ۔۔ ۔۔۔ ۱۱۰
۱۷۔ سید ظہور احمد صاحب منیجر زرعی ترقیاتی بنک ایبٹ آباد ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۰
۱۸۔ رانا عبدالکریم خاں صاحب مربی سلسلہ ۔۔ ۔۔۔ ۳۵
از چوہدری عبدالعزیز صاحب والد خود ۔۔ ۔۔۔ ۴
از محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ مرحومہ والدہ خود ۔۔ ۔۔۔ ۱
۱۹۔ طالبات جامعہ احمدیہ نصرت ربوہ ۔۔ ۔۔۔ ۶۰۰
۲۰۔ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب کارکن نظارت جائیداد ربوہ ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۶
۲۱۔ ” حاجی صوفی چوہدری عبدالعزیز صاحب چوڑ اسنگھ ضلع شیخوپورہ ایک ہزار روپیہ
۲۲۔ مکرم حمید الدین صاحب کاتب فیکٹری ایریا ربوہ ۔۔ ۔۔۔ ۱۰۰
۲۳۔ ” ملک محمد عبداللہ صاحب مع بیگم صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۔۔۔ ۱۰۰
۲۴۔ ” خواجہ مسعود احمد صاحب چکوال ایک ہزار روپیہ
۲۵۔ ” ضیاء الدین احمد صاحب حمید کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ ۔۔۔ ۱۵۰

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے والد بزرگوار چوہدری شاد محمد صاحب ساکن مراڑہ ضلع سیالکوٹ کچھ عرصہ سے پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار سارجنٹ نذیر احمد)

۲۔ میری بیوی گذشتہ دو برس سے بوجہ خرابی جگر بیمار ہے۔ اور چھوٹی بچی نوزیہ کی سانس کی نالی بھی خراب ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار کیپٹن محمد سعید دارالرحمت ربوہ)

۳۔ خاکسار کے والد صاحب میرزا اعظم بیگ صاحب دو ہفتہ سے علیل ہیں۔ عنقریب ان کے معدہ میں رسولی کا اپریشن کیا جاوے گا۔ احباب دعا فرماویں کہ ان کا اپریشن کامیاب ہو اور بعد میں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمادے۔ (میرزا بسم اللہ بیگ کچہری روڈ نارووال)

معدے اور آنتوں میں گیس کے اسباب

معدہ اور آنتوں میں ریاح یعنی گیس پیدا ہونے کی بناء پر ایک طرف مریض کو تکلیف ہوتی ہے دوسری طرف طبیب کو علاج کرنے کی زحمت اٹھانی پڑتی ہے۔ ریاح پیدا ہونے کے نتیجے میں نفخ اور درد کی تکلیف پیدا کرتی ہے۔ نفخ اس حالت کا نام ہے۔ جس میں آنتوں کے اندر کسی جگہ گیس اکٹھی ہو جاتی ہے بعض لوگوں میں ریاح کا یہ اجتماع ساکن صورت اختیار کر لیتا ہے اور ریاح ایک جگہ جم کر رہ جاتے ہیں نیچے یا اوپر کی طرف حرکت نہیں کیا کرتے۔ شدید نفخ بھی اس صورت میں پیدا ہو جاتا ہے اس تکلیف میں پھیلاؤ اور کھنچاؤ کا احساس ہوا کرتا ہے جو گیس کے اس دباؤ کا نتیجہ ہوتا ہے جو پیٹ پر پڑتا ہے۔ اس سے جوفِ معدہ کی رقیق جھلی پھیلتی ہے اور معدے، آنتوں، اور ریڑھ کی ہڈیوں کے باعث داخلی درد پیدا ہو جاتا ہے جس کا احساس اضطراری طور پر مرکزی نظام عصبی ہی کے ذریعے ہوا کرتا ہے بعض اوقات جب ورم و التہاب کی صورت پیدا ہو جاتی ہے تو مریض بہت زیادہ کرب و درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بعض اپریشنوں کے بعد بھی التہابی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

موجودہ زمانہ میں نفخ اور ریاح کی پیدائش کے وہ جملہ اسباب مدِّنظر میں آ گئے ہیں جو افعالِ اعضاء سے متعلق ہیں۔

آدمی کے معدے میں ہمیشہ گیس کی ایک مقدار موجود ہوتی ہے جو معتدل حالات میں ۵۰ مکعب سنٹی میٹر سے زیادہ نہیں ہوا کرتی۔ سینکڑوں ہزاروں کے ایکسریزی معائنوں سے پتہ چلا کہ اس گیس کے قیام کی جگہ معدہ کا وہ بالائی حصہ ہے جو فم معدہ سے متصل ہے۔ یہ معمولی مقدار ایسی نہیں ہوا کرتی کہ نفخ یا کسی اور تکلیف کا باعث ہو۔ پھر ڈکاروں کے ذریعے اس کا اخراج بھی ہوتا رہتا ہے۔ البتہ بچوں کا معدہ زیادہ گول ہوتا ہے اس لئے بعض اوقات گیس کی معمولی مقدار بھی موجب تکلیف بن جاتی ہے اس قسم کے لوگ بھی ہیں جن کو معدے کی گیس زیادہ زحمت دیتی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کیا چیز ہے جو معدہ میں ہر وقت گیس کی اتنی بڑی مقدار جمع کرتی رہتی ہے۔ تجربات سے ثابت ہو چکا ہے کہ لگاتار ڈکاریں لینے والوں میں وہ لوگ شامل ہیں جو ہر وقت شعوری اور غیر شعوری طور پر ہوا لیتے رہتے ہیں اور یہی ہوا ڈکاروں سے نکلتی رہتی ہے۔ مگر اکثر مریض

گو اس بات پر بھروسہ نہیں ہوتا اور وہ اپنے اس عمل کو معدے کی اندرونی خرابی سمجھنے پر اصرار کیا کرتے ہیں۔ اس میکانی نظام کے گہرے مطالعے سے جس کے ذریعے ہوا معدے میں داخل ہوتی ہے ایک مشہور ماہر نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ بہت سے لوگ اپنے معدے میں گرانی اور تکلیف کے احساس کو دور کرنے کی سعی میں ہوا کی بہت بڑی مقدار پی جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہوا کی لہریں یا بلبلے جب معدے کے مونہہ سے اوپر کی جانب حرکت کرتے ہیں تو غیر ارادی یا شعوری طور پر ان کو نیچے کی طرف دھکیلنے کے لئے وہ خارجی ہوا سے مدد لیا کرتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معدے میں ہوا کا داخلہ اس غیر معمولی لعاب خیزی کی وجہ سے ہوتا ہے جو اعضائے ہضم کی خرابی سے وجود میں آیا کرتی ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ اپنے معدے میں نفخ کے شاکی رہتے ہیں ان کے عکسی ریزی معائنہ سے گیس کا پتہ نہیں چلتا یا بعض اوقات معدہ کی جگہ قولون آنت میں گیس بھری رہتی ہے ایک عام خیال یہ ہے کہ معدہ میں غذا کی تخمیر کے باعث گیس پیدا ہوتی ہے مگر اس نظریے کی صحت مشتبہ ہے معدے میں تیزاب اور آکسیجن کی کافی مقدار ہوتی ہے جو تخمیر کو روکا کرتی ہے۔ لیکن یہ درست ہے کہ جس وقت معدے میں کافی تیزاب نہیں ہوتا تو تخمیری کیفیت شروع ہو جاتی ہے۔ اور اس سے گیس پیدا ہو سکتی ہے جب معدے میں زخم یا رسولی کی وجہ سے رکاوٹ ہوتی ہے تو بھی تخمیر ہونے لگتی ہے تاہم نفخ معدہ میں ہوا خوری کو ضرور اہمیت حاصل ہے تحقیقات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ معدہ میں ریاح کا اجتماع عصبی خرابیوں کے اثر سے بھی ہوا کرتا ہے جن لوگوں کو سنگ مثانہ یا قلبی بیماریوں کی شکایت ہوتی ہے ان کو کثرت ریاح کی شکایت ہو جاتی ہے عام طور پر جذباتی ہیجان بھی معدے میں ریاح پیدا کرنے کا سبب ہوتا ہے فلاڈلفیا کے ایک ماہر کا مقولہ ہے کہ انسان کا معدہ اس کے جذبات کو ظاہر کرنے والا آئینہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ معدے پر جذبات کا گہرا اثر پڑتا ہے۔

آنتوں میں ریاح کی پیدائش بھی ایک بڑا اہم طبی سوال ہے ماہرین کی رائے ہے کہ معدے کی

گیس بہت زیادہ مقدار میں معدے سے نکل کر آنتوں میں پہنچ جاتی ہے جب آدمی کروٹ لیتا ہے تو لعاب کے ذریعہ گیس کی کچھ مقدار امعاء میں چلی جاتی ہے مگر یہ اتنی نہیں ہوتی کہ نفخ پیدا کر سکے

بہرحال سوال یہ ہے کہ آنتوں میں نفخ کیوں ہوتا ہے وہاں گیس کہاں سے آ جاتی ہے اس کے جواب میں عام خیال یہ ہے کہ گیس تخمیر اور سڑاہند کا نتیجہ ہوتی ہے (ماخوذ)

کیوریٹوسٹی ادویات کے معمولی تجربے

بواسیر سے نجات

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب موہن کلاتھ ہاؤس ربوہ تحریر فرماتے ہیں:-

"میں نے آپ کی تیار کردہ دوا پائلز کیور کا چار کیپسولوں کا ایک کورس استعمال کیا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے شفا ہو چکی ہے، اور یوں معلوم ہوتا ہے جیسے مجھے کبھی بواسیر کی شکایت تھی ہی نہیں۔"

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ ہال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

باموقعہ قابل فروخت یا رہن مکان

محلہ دار النصر غربی ربوہ میں ایک نہایت ہی باموقعہ پختہ مکان فوری قابل فروخت یا رہن ہے

ق۔ معرفت روزنامہ الفضل ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

بنام منیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں

حفظِ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے

وصیّت کے لئے بڑی اہم شرط تقویٰ ہے اور تقویٰ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہر ایک احمدی دوست جنہوں نے وصیت کی ہے وہ اپنی وصیت کو قائم رکھنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے علاوہ دیگر امور میں بھی اپنی عملی اصلاح کے مسلسل اور ممتاز مالی قربانی کرتے رہیں اور دنیوی ضروریات اور حاجات پر اس کو ترجیح دیتے رہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو وصیت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ دوسرے احمدی دوستوں پر جو فوقیت اور فضیلت بخشی ہے۔ اس کو قائم و دائم رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ دنیوی ضروریات کے التواء سے انہیں اگر کسی وقت کچھ تنگی اور تکلیف بھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اسے برداشت کریں۔ کیونکہ ان کا عہد اور اقرار یہ ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ اس عہد کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی موصی مومن کے لئے زیبا نہیں ہے کہ مشکلات اور ابتلاؤں کے وقت میں ہمت ہار بیٹھے اور دنیوی ضروریات کے انصرام کے لئے وصیت کے چندہ کی بروقت ادائیگی کو التواء میں ڈال دے۔ اگر وہ چند مرتبہ ایسا کرے گا تو اندیشہ ہے کہ اسے بقایا دار بننے کی عادت ہو جائے گی جو اس کے لئے مشکلات کا موجب ہوگی۔ یہ کوئی خیالی بات نہیں۔ دفتر کے ریکارڈ میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ بقایا دار دوست اسی طرح بقایا دار بنتے ہیں۔ اس لئے حصہ آمد کے موصی اصحاب کو چاہئے کہ وہ اپنی وصیتوں کا حساب صاف رکھنے کے لئے اپنی ماہوار آمدنی میں سے حصہ آمد کی رقم فوراً الگ کر کے مقامی سیکرٹری صاحب مال کے سپرد کر دیا کریں۔ گویا جس طرح ان کو غیر موصی اصحاب پر فضیلت حاصل ہے اسی طرح وہ حصہ آمد کی ادائیگی کو بھی دیگر ہر قسم کی ضروریات اور دیگر مالی تحریکات پر فوقیت دیں تاکہ ان کا عہد "دین کو دنیا پر مقدم" کرنے کا شاندار طور پر پورا ہوتا رہے اور اس میں کسی قسم کا تخلف نہ رہے۔

دیگر مالی تحریکات پر حصہ آمد کی فوقیت کا اندازہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مندرجہ ذیل ارشاد سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔

"وصیت کی معافی کا حق مجھے بھی حاصل نہیں یہ تو حضرت مسیح موعودؑ کا بنایا ہوا قانون ہے، اور الٰہی حکم سے تھا۔ میں چندوں کو معاف کر سکتا ہوں اور کر دیتا ہوں جو میری طرف سے مقرر کئے جائیں۔"

اس ارشاد سے حصہ آمد کو دوسری مالی تحریکات پر جو فوقیت ہے وہ ظاہر ہے اور حفظِ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں شرک کی بیخ کنی فرما کر توحیدِ کامل کا اعلان فرمایا

چار اقسام کا شرک اور سورۃ اخلاص کی رُو سے اُس کا ردّ!

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ انبیاء کی آیت وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ کی تفسیر کے ذیل میں اس امر کو واضح فرماتے ہوئے کہ توحید کامل کا اعلان اور اس کا قیام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی دنیا میں عمل میں آیا، مزید فرماتے ہیں :۔

"چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ شرک کی تردید کرتے ہوئے نہایت لطیف پیرایہ میں فرماتا ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ اس چھوٹی سی سورت میں جو سورۃ اخلاص کے نام سے موسوم ہے اللہ تعالےٰ نے چار اقسام کا شرک پیش کرکے اس کا ردّ کیا ہے۔ فرماتا ہے تم خدا تعالےٰ کی ہستی کے متعلق مختلف خیالات میں مبتلا ہو اور قسم قسم کی تصویریں ایجاد کرتے ہو طرح طرح کے فلسفے اور نکتے نکالتے ہو اور خدا تعالےٰ کے متعلق مختلف تصورات قائم کرتے ہو لیکن خدا تعالےٰ کے متعلق جو یقینی بات ہے اس کا نقطہ مرکزی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ذات ہر رنگ میں اور ہر طرح ایک ہی ہے۔ نہ وہ کسی کی ابتدائی کڑی ہے اور نہ آخری سرا۔ نہ کسی کے مشابہ ہے اور نہ کوئی اس کے مشابہ اس لئے اگر خدا تعالےٰ جیسی کوئی اور ذات قرار دوگے تو تم اسکی احدیت پر حملہ کرنے والے سمجھے جاؤ گے۔

پھر شرک کی قسم یہ بھی ہوتی ہے کہ صفات کے لحاظ سے کسی کو خدا کا شریک قرار دیا جائے۔ اللہ تعالےٰ نے اَللّٰهُ الصَّمَدُ کہہ کر اس کی تردید کی اور بتایا کہ صمدیت صرف اللہ تعالےٰ کی ذات ہی پائی جاتی ہے اس لئے اس کے دروازہ سے بھٹک کر کسی انسان کے لئے فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔ تم دنیا میں جس کو بھی اپنا حاجت روا سمجھو گے وہ میرا ہی محتاج ہوگا۔ اس لئے تم چشمہ کو چھوڑ کر گلاس کے پیچھے کیوں بھاگ رہے ہو

پھر فرمایا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ خدا کے متعلق یہ بھی یاد رکھو کہ وہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ نہ اس نے کسی کو جنا ہے کہ اس کا بیٹا اس کا قائم مقام ہو سکے اور نہ اس کا کوئی باپ ہے کہ جس سے اس نے ورثہ میں طاقتیں حاصل کی ہوں۔ گویا خدا پہلے بھی صمد تھا۔ اب بھی صمد ہے اور آئندہ بھی وہی صمد ہوگا۔ اس لئے تمہیں اسی سے مدد مانگنا اپنا شعار بنانا چاہیئے۔

پھر فرماتا ہے وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ کسی مخلوق میں یہ طاقت نہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کا کفو یعنی اسکا شریک ہو سکے خدا تعالےٰ کی شان اتنی بلند ہے اور عبد کا مقام اسقدر فرو ہے کہ انسان خواہ کتنا ہی بڑھتا چلا جائے وہ اس کا عبد ہی رہے گا۔ اور ہمیشہ اس کی مدد کا محتاج ہوگا۔

یہ وہ توحید ہے جسے اسلام نے پیش کیا ہے اور جس کے بغیر اسلامی نقطۂ نگاہ سے کسی انسان کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی"

(تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۵۰۷-۵۰۸)

مکرم مولوی محمد منور صاحب روانہ ہو گئے

ربوہ ۷ روفا۔ مکرم مولوی محمد منور صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان جانے کے لئے کل ۶ ماہ وفا کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے روانہ ہو گئے۔

مقامی احباب نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ و معانقہ کے بعد دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ احباب آپ کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے اور پیش از پیش خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے دعا کریں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں

ولادتِ باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ اللہ تعالےٰ نے صاحبزادی سیدہ دُرِّ شہوار دردانہ اور ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر کو ۴ روفا ۱۳۴۸ہش مطابق ۴ رجولائی ۱۹۶۹ء بروز جمعۃ المبارک پہلی بچی عطا فرمائی ہے جو حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی نواسی اور محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم رئیس ملتان کی پوتی ہے۔

ادارہ الفضل ولادت کی اس مبارک تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ، حضرت مرزا عزیز احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ بیگم ملک عمر علی صاحب مرحوم بنت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خاندان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اور خاندان محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

جیسا کہ آپ کو بذریعہ اعلان اور مرکز معلوم ہو چکا ہے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سولہویں سالانہ تربیتی کلاس بتاریخ ۱۵ روفا تا ۲۵ روفا (جولائی) "ایوان محمود" میں منعقد ہو رہی ہے۔ آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلد از جلد اپنی مجلس کے نمائندگان کی تعداد سے مطلع فرمائیں تاکہ کلاس کے جملہ انتظامات میں سہولت پیدا ہو سکے۔

(منتظم اعلیٰ تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اخبار احمدیہ

(بقیہ صاول)

شریک ہوئے۔ مسجد سے تشریف لے جاتے وقت حضور نے بیرون جات سے آئے ہوئے احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے ہیں۔

ربوہ ۷ روفا۔ امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی طبیعت کل سے لو لگنے کے باعث ناساز ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

کوئٹہ ۶ روفا۔ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح وارشاد ۹ روفا کو کوئٹہ سے ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔ پچھلے دنوں وہاں آپ اچانک بیمار ہو گئے تھے اور اس وقت سے وہیں زیر علاج تھے۔ اب آپ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

فوجی بھرتی

۲۲ رجولائی ۱۹۶۹ء بروز منگل بوقت نو بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی امیدواران تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

(ناظر امور عامہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴